رسالہ: 24

روزانہ تین کروڑ چوبیس لاکھ نیکیاں کمائیں

مع

چھ ۶ کلمے، ایمانِ مفصّل، ایمانِ مجمل

امیرِ اہلسنّت

مولانا محمد الیاس عطار

قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ، کراچی فون: 4921389 - 90 - 91

شہید مسجد کھارادر کراچی فون: 2203311 - 2314045

FAX: 2201478

Email: maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

روزانہ تین کروڑچوبیس لاکھ نیکیاں کمائیں

روزانہ تین کروڑچوبیس لاکھ نیکیاں کمائیں

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا، ''اے عورتو! جب تم بلال کواذان واقامت کہتے سنوتو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔'' خواتین نے یہ سُن کرعرض کیا، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ''مردوں کیلئے دُگنا۔

(کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر رقم الحدیث ۲۱۰۰۵، ج ۷ ص ۲۸۷ مطبوعہ دارلکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ عزوجل کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود ہم غفلت کا شِکار ہی رہتے ہیں مذکورہ بالا حدیث مبارک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمائیں۔

''اللہ اکبر اللہ اکبر'' دوکلمات ہیں اس طرح پوری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔ تو اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مؤذن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۵ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گُناہ معاف ہونگے اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ فجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہوگئے تو فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی معافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اقامت میں دومرتبہ قد قامت الصلوٰۃ بھی ہے یوں اقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کے ساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجات بلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گُناہ معاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی تین کروڑ چوبیس لاکھ نیکیاں ملیں گی، تین لاکھ چوبیس ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور تین لاکھ چوبیس ہزار گناہ معاف ہونگے۔

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا مگر اے عفُو ترے عفو کا تو حِساب ہے نہ شمار ہے

اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

مؤذن صاحب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں مثلاً اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کے بعد سکتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مؤذن اللّٰہُ اکبر اللّٰہُ اکبر کہہ کر سکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اس وَقت اَللّٰہُ اَکْبَر اللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات جواب دے۔ جب مؤذن صاحب اشهد ان محمدرسول اللّٰه کہیں تو سننے والا دُرود شریف پڑھے (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہنا بھی دُرود شریف پڑھنا ہے) اور مستحب یہ ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں"، اے اللہ عزوجل! میری سننے اور دیکھنے کی قوت میں نفع عطا فرما" (ردالمحتار) حي على الصلوة اور حي على الفلاح کے جواب میں (چاروں بار) لاحول ولاقوة الابالله کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مؤذن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لاحول بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلالے ماشاءَ اللّٰه كان ومالم يشالم يكن "جو اللہ عزوجل نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا" (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری) الصلوة خير من النوم "یعنی نماز نیند سے بہتر ہے" کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ "یعنی تو سچا اور نیکوکار ہے تو نے حق کہا ہے" کہے۔ (درمختار، ردالمحتار) اِقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے، قدقامت الصلوٰة کے جواب میں اقامها اللّٰه وادامها مادامت السموت والارض "اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔" کہے۔ (عالمگیری)

شیطٰن لاکھ روکے مگر اذان کے فضائل کی چاروں روایات پڑھ لیجئے تاکہ آپ کو بھی اذان دینے کا شوق ملے اور مؤذن کی عظمت کا بھی احساس ہو۔

قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ثواب کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (طبرانی)

موتی کے گنبد

رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے کہ میں جنت میں گیا، اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عرض کیا، آپ کی اُمت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔ (مسند ابو یعلی)

گذشتہ گناہ معاف

سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر بہ نیت ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بیہقی)

مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

حدیثِ پاک میں ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفرت کی دُعا کرتی ہے یہاں تک کہ دَریا میں مچھلیاں بھی۔ مؤذن جس وَقت اذان کہتا ہے فِرِشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے قیامت تک اُس کیلئے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔ جو مؤذن کی حالت میں مرجاتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور مؤذن نزع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی اور تنگی سے بھی مامون رہتا ہے۔ (ملخص از تفسیر سورۃ الیوسف الغزالی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! متاخرین کے نزدیک اذان کی اُجرت اگرچہ جائز ہے مگر احادیث مبارکہ میں جس وارد شدہ فضائل صِرف ان کے لئے ہے جو محض اللہ عزوجل کی رِضا کیلئے بلا اُجرت اذان دیں۔ (ملخص از بہارِ شریعت)

اذان کے چودہ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمعہ بھی شامل ہے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وَقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثلِ واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ (درمختار وغیرہ)

مدینہ ۲ اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مستحب ہے۔ (ردمختار)

مدینہ ۳ اگر شہر کے باہَر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی۔ (عالمگیری)

مدینہ ٤ مسافر کی اذان و اِقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صِرف اِقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں۔ (درمختار)

مدینہ ٥ وَقت شروع ہونے کے بعد اذان کہیں اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہیں۔ (درمختار وغیرہ) مؤذن صاحبان کو چاہئے کہ وہ نقشہ نظام الاوقات دیکھتے

رہا کریں۔ کہیں کہیں مؤذن صاحبان وقت سے پہلے ہی اذان شروع کردیتے ہیں۔ امام صاحبان اور انتظامیہ کی خدمت میں بھی مَدَنی التجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلہ پر نظر رکھیں۔

مدینہ ۶ خواتین اپنی پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے۔ (درمختار)

مدینہ ۷ عورتوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (بہارِ شریعت)

مدینہ ۸ سمجھدار بچہ بھی اذان کہہ سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

مدینہ ۹ بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

مدینہ ۱۰ خنثیٰ، فاسق اگرچہ عالم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غُسلا اور ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار)

مدینہ ۱۱ اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (درمختار)

مدینہ ۱۲ مسجد کے باہر قبلہ رو کھڑے ہو کر، کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر بُلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بُلند کرنا مکروہ ہے۔

مدینہ ۱۳ حی علی الصلوٰۃ سیدھی طرف مُنہ کر کے کہیں اور حی علی الفلاح اُلٹی طرف مُنہ کر کے اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں کہی۔ یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (درمختار)

مدینہ ۱۴ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا مستحب ہے۔ اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائیگی۔ (قانونِ شریعت)

جوابِ اذان کے آٹھ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ اذانِ نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔ (ردمختار)

مدینہ ۲ خطبے کی اذان سے جواب دینے کا حکم ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مدینہ ۳ جُنُب (یعنی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غُسل کی حاجت ہو) بھی اذان کا جواب دے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، نمازِ جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہو اس پر جواب نہیں۔ (قانونِ شریعت)

مدینہ ۴ جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام موقوف کردیں یہاں تک کہ تلاوت بھی، اذان کو غور سے سُنیں اور جواب دیں یہی اقامت میں بھی کریں۔ (درمختار، عالمگیری)

مدینہ ۵ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا معاذ اللہ عزوجل خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مدینہ ٦ راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اُتنی دیر کھڑا ہو جائے چُپ چاپ سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری)

مدینہ ٧ اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مدینہ ٨ اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (درمختار)

اِقامت کے سات مَدَنی پھول

مدینہ ١ اِقامت مسجد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر بہتر ہے اگر عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مناسب ہے۔
(ملخص از فتاویٰ رضویہ ج ۵)

مدینہ ٢ اقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنت ہے۔ (درمختار)

مدینہ ٣ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مدینہ ٤ اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ (ردالمحتار)

مدینہ ٥ اقامت میں بھی حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح میں دائیں بائیں مُنہ پھیریں۔ (درمختار)

مدینہ ٦ اقامت اسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور موذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مدینہ ٧ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اس طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (عالمگیری)

اذان دینے کے ١١ مستحب مواقع

(١) بچے (٢) مغموم (٣) مرگی والے (٤) غضبناک اور بدمزاج آدمی اور (٥) بدمزاج جانور کے کان میں (٦) لڑائی کی شدت کے وقت (٧) آتش زدگی کے وقت (٨) میّت دفن کرنے کے بعد (٩) جن کی سرکشی کے وقت (١٠) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والے نہ ہو تو اس وقت اذان دینا مستحب ہے۔ (درمختار)

مسجد میں اذان دینا کیسا؟

بدقسمتی سے آج کل مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رواج پڑ گیا ہے حالانکہ اذان مسجد کے اندر دینا خلافِ سنّت ہے۔ ”عالمگیری“ وغیرہ میں ہے اذان خارج مسجد میں کہی جائے مسجد میں اذان نہ کہے امام اہلِ سنّت فرماتے ہیں ”ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج۵ ص ۴١٢) اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مسجد میں اذان دینی مسجد و دربارِ الٰہی کی گستاخی ہے۔ (ایضاً ص ۴١١) صحنِ مسجد کے نیچے جہاں جوتے اتارے

جاتے ہیں وہ جگہ خارج مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلف مطابق سنت ہے۔ (ایضاً ص ۴۰۸) جمعہ کی اذان ثانی جو آج کل مسجد میں خطیب کے منبر کے سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنت ہے جمعہ کی اذان ثانی بھی مسجد کے باہر دی جائے مگر مؤذن خطیب کے سامنے ہو۔

امام اہلسنّت کا ارشاد

احیائے سنّت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کیلئے حکم عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں (اذان اور جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے باہر دینے کی) اس سُنّت کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ (ایضاً ص ۴۰۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو فسادِ اُمّت کے وقت میری سنت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے اسے بیہقی نے زہد میں روایت کی ہے (ایضاً ص ۴۰۲ تا ۴۰۳) اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ ج ۵ ''باب الاذان و الاقامۃ'' (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن) کا مطالعہ فرمائیں۔

اذان سے پہلے دُرود وسَلام پڑھئے

وسوسہ

ہوسکتا ہے کہ کسی کے دِل میں شیطٰن وسوسہ ڈالے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری اور دور خلفائے راشدین میں اذان سے پہلے چونکہ دُرود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہٰذا ایسا کرنا گناہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

جواب وسوسہ

اگر یہ قاعدہ تسلیم کرلیا جائے کہ جو کام اس دَور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظام درھم برھم ہوجائے گا۔ ذیل میں ۱۲ امثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اس دور میں نہیں تھے اور اب اس کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔ (۱) قرآن پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے (۲) اسی نے قرآن پاک کو ۳۰ پاروں میں تقسیم کیا ہر پارے کو رُبع، نصف اور ثلث وغیرہ میں تقسیم کیا (۳) اسی نے ختم آیات پر علامات کے طور پر نقطے لگائے (۴) مسجد وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی ولید مروانی کے دور میں سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایجاد کیا آج کوئی مسجد اس سے خالی نہیں (۵) چھ کلمے (۶) علم صرف ونحو (۷) علم حدیث اور احادیث کی اقسام (۸) درسِ نظامی (۹) شریعت وطریقت کے چار سلسلے (۱۰) زبان سے نماز کی نیت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔

یہ سارے کام اُس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان واقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ

علیہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھنا ہی کیوں گناہ ہوگیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عدم جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے۔ یقیناً یقیناً یقیناً ہر وہ چیز جس کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ جائز ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ اذان سے پہلے دُرود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہٰذا منع نہ ہونا خود بخود "اجازت" بن گیا اور اچھی باتیں اسلامی میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب "کتاب العلم" میں سلطانِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے، من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ الخ مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل دُرود وسلام کا رواج ڈالا ہے وہ ثوابِ جاریہ کا مستحق ہے۔ قیامت تک جو مسلمان اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے ان کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ایک عاجزانہ مَدَنی اِلتجا

اذان و اقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر درود وسلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

پھر چھ سیکنڈ سکتہ کرلیں۔ اب اذان دیجئے اذان و اقامت سے قبل تسمیہ اور دُرود وسلام کے مخصوص چار صیغے کی مَدَنی اِلتجا اس شوق میں کہہ رہا ہوں کہ اس طرح میرے لئے بھی کچھ ثواب جاریہ کا سامان ہوجائے اور سکتہ کا مشورہ فتاویٰ رضویہ ج ۵ بابُ الاذان و الاقامت سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک استفتاء کے جواب میں امامِ اہلسنّت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "دُرود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے فصل (یعنی فاصلہ یا علیحدگی) چاہئے یا درود شریف کی آواز، آوازِ اقامت سے ایسی جُدا (مثلاً دُرود شریف کی آواز اقامت کی بہ نسبت کچھ پست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرود شریف جزءِ اقامت (یعنی اقامت کا حصّہ) نہ معلوم ہو۔ الخ"

اوّل کلمہ طیّب

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم)

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ : اللہ عزوجل پاک ہے اور سب تعریف اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل بہت بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ عزوجل کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: میں اللہ سے مُعافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رَدِّ کُفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؕ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؕ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ

نجات پانے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ

نجات پانے کے لئے آؤ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًامَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادِ ط

بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ : اے اللہ اس دعوۃ تامّہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دِن کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ

مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ترجمہ : میں ایمان لایا اللہ عزّ وجل پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں علیہم السلام پر قیامت کے دِن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر کا خالق اللہ عزّ وجل ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَاھُوَبِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ ط

ترجمہ : میں ایمان لایا اللہ عزّ وجل پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے اور زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دِل سے تصدیق کرتے ہوئے۔